مناسب معلوم ہوتا ہے۔ اولاً مومن متاعِ دنیا کے نقصان کو چنداں اہمیت ہی نہیں دیتا۔ ثانیاً وہ متوقع بڑی مصیبت کے پیشِ نظر موجودہ مصیبت پر بآسانی صبر کر لیتا ہے۔ ثالثاً وہ اُس اجرِ جزیل پر نگاہ رکھتا ہے جو مصیبت پر صبر کرنے والے کو اللہ کی طرف سے عطا ہوگا جیسا کہ حدیثِ رسول صلی اللہ علیہ وسلّم میں ہے۔ مسلمان کو جو بھی غم یا فکر لاحق ہوتا ہے یا تھکاوٹ اور بیماری لگ جاتی ہے۔ حتیٰ کہ اسے جو کانٹا تک بھی چُبھتا ہے اللہ تعالیٰ ان سب پریشانیوں اور مصیبتوں کو اُس کے گناہوں کا کفّارہ بنا دیتا ہے۔

مُلحدین کا اعترافِ حقیقت ایمان، انسان کو ثبات و استقامت کی جو طاقت عطا فرماتا ہے اُس کا اعتراف وہ لوگ بھی کرنے پر مجبور ہوتے ہیں جو اپنے مادّی نظاموں اور فلسفوں کے گُن گاتے نہیں تھکتے۔ متعصب اشتراکیوں کو اعتراف کرنا پڑا کہ اُن کا نظام دوسری عالمگیر جنگ میں لوگوں کو ڈٹ جانے اور ثابت قدمی دکھانے کا وہ مظاہرہ نہ کرسکا جو دین و ایمان نے کیا۔ چنانچہ اُنہیں حالات نے مجبور کر دیا کہ لوگوں کو وقتی طور پر دینِ فطرت کی طرف پلٹ جانے کی اجازت دے دیں تاکہ اُن کے باطن کا وہ خلا پُر ہوسکے جسے کوئی مادّی و جدلی فلسفہ پُر نہ کرسکا تھا۔

تصحیح اغلاط

	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
جلد اوّل :	۲۴۳	۱۰	جاندار میں سے بے جان کو نکالتا ہے اور بے جان میں سے جاندار کو	بے جان میں سے جاندار کو نکالتا ہے اور جاندار میں سے بے جان کو
جلد پنجم :	۳۲	۱	يَكُونُوا	يَكُونُوا
	۱۹۵	۱	شَدِيدُ النَقوىٰ	شَدِيدُ الْقُوىٰ
جلد ششم :	۵۵۶	۱۰	يُخَيَّلُ إِلَيْهِ أَنَّهَا	يُخَيَّلُ إِلَيْهِ مِن سِحْرِهِمْ أَنَّهَا
	۳۶۴	آخری سطر	تمہاری نافرمانی	تمہاری فرمانبرداری